سنن ابن ماجہ: تعارف، منہج واسلوب، شروحات

Sunan Ibn Majah: Introduction, Methodology, Commentaries

Ms. Madiha Arshad
Lecturer, Govt. Graduate College for Women, Satellite Town, Gujranwala/M.S Scholar, Islamic Studies, University of Sialkot:
madihaarshad12567@gmail.com

Ms. Hina Ayoub
Lecturer, Punjab Group of Colleges, Kubay Chak, Sialkot / M.S Scholar, Islamic Studies, University of Sialkot:
farastamoorali@gmail.com

Abstract:
The book of Hadith Ibn-e-Maja is one of the six major collections of Hadith in Islam. Its introduction provides historical background information about the life of Muhammad bin Yazid Ibn-e-Maja al-Qazwini, the person who compiled it, and the circumstances surrounding the compilation of his collection. In terms of methodology, Ibn-e-Maja used strict standards for authentication, depending on the veracity of the narrators and the maintenance of the chains of transmission. The book of Hadith Ibn-e-Maja is one of the six major collections of Hadith in Sunnah Islam. Its introduction provides historical background. More than 4,000 hadiths are included in this collection, which is divided into thematic categories like as faith, ethics, law, and social conduct. Scholarly debate has been provoked by interpretations of Ibn-e-Maja's Hadiths, with commentators analyzing the reported traditions' theological relevance, legal ramifications, and textual subtleties. The book of Hadith Ibn-e-Maja is an invaluable tool for comprehending the teachings and practices of Prophet Muhammad and their application in Islamic jurisprudence and spiritual guidance because of its rigorous approach and extensive breadth.

Keywords: *Ibn-e-Maja, circumstance surrounding, historical background, jurisprudence.*

شریعت اسلامیہ کا دوسرا بنیادی ماخذ احادیث نبویہ ہیں جو کہ قرآن پاک کی بہترین تفسیر ہیں۔ حدیث مبارکہ کی اسی اہمیت وافادیت کے پیش نظر ہر دور میں حدیث کی جمع وتدوین اور شرح وتوضیح سے متعلق بہت سا تحریری سرمایہ منظر

عام پر آتا رہا ہے، اسی تحریری سرمائے میں تیسری صدی ہجری کا ایک نادر مجموعہ صحاح ستہ شامل ہے، صحاح ستہ صحیحین (صحیح بخاری و صحیح مسلم) اور سنن اربعہ (سنن ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ) کا مجموعہ ہے، زیر بحث موضوع میں سنن اربعہ کی آخری کتاب، سنن ابن ماجہ کا تعارف، منہج و اسلوب اور شروحات کا تفصیلی جائزہ پیش کیا جائیگا، نیز مؤلف کا تفصیلی تعارف بھی واضح کیا جائیگا اگرچہ سنن ابن ماجہ اپنی خصوصیات و اسلوب کی بناء پر اہمیت کی حامل رہی ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ ہر دور میں اس کتاب کے بے شمار اردو تراجم (علامہ وحید الزمان، مولانا عطاء اللہ ساجد، ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر، پروفیسر سعید مجتبیٰ سعید اور مولانا عبد الحکیم خاں) اور شروحات (شیخ کمال الدین محمد بن موسی الدمیری، حافظ علاؤالدین مغلتائی بن قلیج، شیخ برہان الدین حلبی) تالیف کی گئی ہیں، تاہم منہج و اسلوب پر جامع وضاحت یہاں پیش کی جارہی ہے۔ موضوع کی تفصیل و توضیح جاننے سے پہلے اصطلاحات حدیث میں سے لفظ سنن کی وضاحت ضروری ہے۔

1. سنن:

سنن سنت کی جمع ہے وهي في إصطلاحهم الكتب المرتبة على الأبواب الفقهية من الإيمان والطهارة والصلاة والزكاة، الي آخرها[1]، محدثین کی اصطلاح میں ایک ایسی کتاب جو فقہی ابواب پر مرتب کی گئی ہو مثلاً کتاب الطھارۃ، کتاب الصلاۃ، کتاب الزکوٰۃ وغیرہ یا جس کتاب میں صرف عملی احکام سے متعلق احادیث فقہی تبویب و ترتیب پر جمع کی گئی ہوں، سنن کہلاتی ہیں[2]، صحاح ستہ کی چار کتابیں (سنن ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ) سنن میں شامل ہیں۔ صحاح ستہ میں موجود سنن کے علاوہ امام ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی کی سنن دارمی، امام دار قطنی کی سنن دار قطنی، امام بیہقی کی سنن بیہقی جسے السنن الکبری بھی کہا جاتا ہے، بھی سنن میں شامل ہیں۔

---

[1]- أبو عبد الله محمد بن جعفر بن إدريس الكتاني، الرسالة المستطرفة لبيان مشهور كتب السنة المشرفة، محقق: محمد بن جعفر الكتاني(دار البشائر الإسلامية، 1993)ص:32۔

[2]- أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني ابن ماجة، سنن ابن ماجه، مترجم:مولانا عطاء الله ساجد (الرياض،مكتبه دار الاسلام،1428ھ) ج:اول،ص:55۔

2. مؤلف کا تعارف:

2.1. نام ونسب: آپ کا نام محمد، کنیت ابو عبد اللہ، لقب حافظ تھا، آپ کی ولادت عراق کے مشہور شہر قزوین میں 209 ہجری میں ہوئی اسی لیے قزوینی نام کا حصہ کہلایا، آپ نسلا عجمی تھے، قبیلہ ربیعہ کی طرف نسبت ولاء کرتے ہوئے ربعی کہلاتے ہیں[3]۔ شجرہ نسب یہ ہے: أبو عبد الله بن ماجة القزويني[4]، ابن ماجہ سے مشہور ہوئے۔ ماجہ کے بارے میں مختلف اقوال ہیں، بعض حضرات کا خیال ہے کہ ماجہ آپکی والدہ کا نام ہے، شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ بستان المحدثین میں اسی کو راجح قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں: "صحیح یہ ہے کہ ماجہ آپ کی والدہ تھیں لہذا ابن کیساتھ الف لکھنا چاہیے تاکہ معلوم ہو جائے کہ ابن ماجہ محمد کی صفت ہے، نہ کہ عبد اللہ کی"[5]، جبکہ عجالۂ نافعہ میں شاہ صاحب نے بتحقیق لکھا ہے کہ: "ماجہ ابو عبد اللہ کے والد کا لقب ہے"[6]

2.2. اسفار: ابن ماجہ کی ابتدائی زندگی کے حالات معلوم نہ ہو سکے تاہم سماع حدیث کے اسفار کے بارے میں قرین قیاس ہے کہ آپ نے 230ھ کے بعد سفر کا آغاز کیا ہو گا[7]۔ ابن خلکان کا بیان ہے "ارتحل الي العراق والبصرة والكوفة وبغداد ومكة والشام ومصر والري لكتب الحديث"[8] (حدیث لکھنے کے لئے عراق، بصرہ، کوفہ، بغداد، مکہ، شام و مصر اور رے کا سفر کیا) ابن حجر عسقلانی نے کے نزدیک: " سمع

---

[3]۔ مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی، محدثین عظام: حیات وخدمات، (لاہور، النوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، 2008ء) ص: 341۔

[4]۔ أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني، تهذيب التهذيب، (الهند، مطبعة دائرة المعارف النظامية، 1326ھ) ج:9، ص:530۔

[5]۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی، بستان المحدثین، مترجم: مولانا عبد السمیع دیوبندی (کاندھلہ، مفتی الہی بخش اکیڈمی 1437) ص:322۔

[6]۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی، عجالۂ نافعہ، مترجم: ڈاکٹر عبد الغفار (قصور، دار ابن بشیر للنشر والتوزیع 2017) ص:94۔

[7]۔ مولانا تقی الدین ندوی مظاہری، محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے (کراچی، مجلس نشریات اسلام 2000ء) ص:261۔

[8]۔ أحمد بن محمد بن أبي بكر بن خلكان، وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان، محقق: الدكتور احسان عباس (بيروت، دار صادر) ج:2، ص:363۔

بخراسان والعراق والحجاز ومصر والشام وغيرها من البلاد"[9](خراسان، عراق، حجاز، مصر وشام اور دیگر بلاد میں سماع حدیث کیا)۔

2.3. **شیوخ واساتذہ:** امام صاحب نے علم حدیث کیلئے بے شمار اساتذہ کرام سے استفادہ کیا ان مشہور مشائخ میں ابراہیم بن منذر حزامی، ابو بکر بن ابی شیبۃ، ہشام بن عمار، جبارہ بن مغلس، عبداللہ بن معاویہ، محمد بن رمح، داؤد بن رشید، محمد بن عبداللہ بن نمیر م اور حمدون بن عمارہ بغدادی وغیرہ شامل ہیں، یہی وجہ ہے کہ تذکرۃ المحدثین کے مصنف نے آپ کے مشائخ کی تعداد 300 سے زائد بتلائی ہے[10]۔

2.4. **تلامذہ:** امام ابن ماجہ ایک جلیل القدر محدث، امام اور بلند پایہ عالم تھے آپ کو فن حدیث اور اس کے تمام متعلقات میں پورا عبور حاصل تھا اس لیے بے شمار لوگ آپ کے علم سے فیضیاب ہوئے[11]، آپ کے مشہور تلامذہ کا ذکر ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں یوں کیا ہے"علي بن سعيد بن عبد الله الغداني وإبراهيم بن دينار الجرشي الهمداني وأحمد بن إبراهيم القزويني جد الحافظ أبي يعلى الخليلي وأبو الطيب أحمد بن روح المشعراني وإسحاق بن محمد القزويني وجعفر بن إدريس والحسين بن علي بن برانياد وسليمان بن يزيد القزويني ومحمد بن عيسى الصفار وأبو الحسن علي بن إبراهيم بن سلمة القزويني الحافظ وأبو عمرو أحمد بن محمد بن حكيم المدني الأصبهاني وآخرون "[12](تلامذہ میں علی بن سعید بن عبداللہ الغدانی، ابراھیم بن دینار الجرشی الہمدانی، احمد بن ابراھیم القزوینی، جد ابو یعلی خلیلی، ابو طیب احمد بن روح شعرانی، اسحق بن محمد قزوینی، جعفر بن

---

[9]۔ العسقلاني، تهذيب التهذيب، ج:9، ص:531۔

[10]۔ ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین (لاہور، دارالابلاغ 2014) ج:اول، ص:289۔

[11]۔ أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني ابن ماجة، سنن ابن ماجه، مترجم: حضرت علامہ وحید الزماں (لاہور، اسلامی اکادمی، 1990ء) ج:اول، ص:25۔

[12]۔ العسقلاني، تهذيب التهذيب، ج:9، ص:531۔

ادریس، حسین بن علی، سلیمان بن یزید قزوینی، محمد بن عیسی اصفار، ابو الحسن علی بن ابراھیم بن سلمہ قزوینی، ابو عمرو احمد بن مدنی اصبہانی وآخرون یعنی انکے علاوہ اور بھی ہیں)۔

2.5. **تصانیف:** امام ابن ماجہ نے تین اہم تصنیفات تحریر کی ہیں، ابن حجر کے مطابق: "وله مصنفات في السنن والتفسير والتاريخ"[13] (انکی تصنیفات میں سنن، التفسیر اور تاریخ شامل ہیں)

i. التفسیر: یہ بہت بڑی تفسیر تھی جس میں آپ نے احادیث، آثار صحابہ و تابعین کو بالاسناد جمع کیا تھا، امام سیوطی نے تفسیر طبری کے بعد تفسیر ابن ابی حاتم اور تفسیر ابن ماجہ کو بڑی تفاسیر میں شمار کیا ہے، البدایہ والنہایہ میں بھی امام ابن کثیر نے اسے "تفسير حافل"[14] (ضخیم وجامع تفسیر) کہا ہے۔

ii. التاریخ: یہ بھی مؤلف کی جلالت علمی کی مظہر ہے اور ان کے علم وفضل کے مطابق ایک اہم تاریخ ہے، امام ابن کثیر نے اسے " تاريخ كامل"[15] کہا ہے اور مشہور مورخ ابن خلکان نے اسے " تاريخ مليح"[16] کہا ہے۔ لیکن افسوس کے یہ دونوں کتابیں اب ناپید ہیں۔[17]

2.6. **علمی فضل وکمال:** امام ابن ماجہ نے حدیث، علوم حدیث، تاریخ وتفسیر میں جو کمال پیدا کر لیا تھا اس کا اعتراف علماء اور ارباب سیر نے کیا ہے:

---

[13]۔ ایضاء

[14]۔ أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير، البداية والنهاية،محقق: علي شيري(دار إحياء التراث العربي ١٤٠٨)ج:11،ص:61-

[15]۔ أبن كثير، البداية والنهاية، ج:11،ص:61۔

[16]۔ أبن خلكان، وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان، ج:4،ص:279۔

[17]۔ ابن ماجة، سنن ابن ماجه، مترجم: مولانا عطاء اللہ ساجد، ج: اول، ص:43۔

- مؤرخ ابن خلکان:" كان إماما في الحديث عارفا بعلومه وجميع ما يتعلق"[18](وہ حدیث کے امام تھے اور علوم حدیث کے جاننے والے اور ان تمام فنون کا ادراک رکھتے تھے جو حدیث سے متعلق ہیں)۔
- علامہ ابن کثیر:" محمد بن يزيد بن ماجة صاحب كتاب السنن المشهورة، وهي دالة على عمله وعلمه وتبحره واطلاعه واتباعه للسنة في الأصول والفروع"[19](محمد بن یزید ابن ماجہ مشہور کتاب سنن کے مصنف ہیں اور یہ کتاب انکے عمل، علم، تبحر اور اطلاع اور اصول و فروع میں انکے اتباع سنت کی دلیل ہے)۔
- حافظ ذہبی:" قد كان ابن ماجه حافظا ناقدا صادقا، واسع العلم"[20](امام ابن ماجہ حافظ الحدیث، ناقد فن، راست باز اور وسیع علم رکھنے والے تھے)
- ابن حجر عسقلانی نے التقریب میں" أحد الأئمة حافظ" [21] کے لقب سے یاد کیا ہے۔
- ابو یعلی خلیلی:"هو ثقة كبير، متفق عليه، محتج به، له معرفة بالحديث وحفظ"[22](وہ ثقہ کبیر ہیں، انکی جلالت علم پر سب کا اتفاق ہے، وہ حجت ہیں اور علم حدیث میں انہیں گہری معرفت ہے اور وہ حافظ حدیث ہیں)۔

---

[18]۔ أ بن خلكان، وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان، ج:4، ص:279۔

[19]۔ أبن كثير، البداية والنهاية ، ج:11، ص:61۔

[20]۔ شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي، سير أعلام النبلاء، محقق: شعيب الأرناؤوط (مؤسسة الرسالة 1405ھ) ج:13، ص:278۔

[21]۔ أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني، تقريب التهذيب، المحقق: محمد عوامة (سوريا، دار الرشيد 1986) ص:514۔

[22]۔ الذهبي، سير أعلام النبلاء، ج:13، ص:279۔

2.7. وفات:

امام ابن ماجہ نے 273ھ میں 64 برس کی عمر میں وفات پائی۔ آپ کی وفات پر متعدد شعراء نے دردناک مرثیے لکھے ہیں۔ محمد بن اسود قزوینی نے لکھا:" لقد أوهى دعائم عرش علم ... وضعضع ركنه فقد بن ماجة"[23]
ترجمہ: ابن ماجہ کی موت نے ایوان علم کی بنیادوں کو کمزور کر دیا اور اسکے ستون کو ہلا کر رکھ دیا[24]

3. کتاب کا تعارف:

تیسری صدی ہجری میں لکھے جانے والے حدیث کے مقبول مجموعے صحاح ستہ کی آخری کتاب سنن ابن ماجہ ہے، جو امام ابن ماجہ نے تالیف کی۔

3.1. **زمانۂ تالیف:** امام ابن ماجہ 230 ہجری کے بعد تلاش حدیث کی غرض سے اپنے وطن سے نکلے اسی دوران انہوں نے اپنی کتاب السنن ترتیب دی اور امام ابو زرعہ کے سامنے پیش کی چونکہ امام ابو زرعہ کی وفات 264 ہجری میں ہوئی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سنن ابن ماجہ کی تالیف 230 سے 260 ہجری کے درمیانی عرصہ میں ہوئی[25]۔

3.2. **ابواب واحادیث:** امام ذہبی کے مطابق: وعدد كتب سننه اثنان وثلاثون كتابا، وعدد أبوابه ألف وخمس ماثة باب، وجملة ما فيها أربعة آلاف حديث[26] (سنن ابن ماجہ میں 32 کتابیں، 1500 ابواب اور 4000 احادیث ہیں)، جبکہ محمد فواد عبد الباقی کی موجودہ تعلیق میں کتابوں کی تعداد 37، ابواب کی

---

[23]۔ العسقلاني، تهذيب التهذيب، ج:9، ص:532۔

[24]۔ ابن ماجة، سنن ابن ماجه، مترجم: مولانا عطاء اللہ ساجد، ج: اول، ص:43۔

[25]۔ ایضاً ص:44۔

[26]۔ شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي، تذكرة الحفاظ (بيروت، دار الكتب العلمية ١٤١٩) ج:2، ص:156۔

تعداد 1560 اور احادیث کی تعداد 4341 ہے۔ ان میں 3002 احادیث صحاح کی باقی 5 کتابوں میں موجود ہیں اور 1339 منفرد ہیں۔[27]

3.3. **کتب ستہ میں شمولیت:** صحاح ستہ کی آخری کتاب سنن ابن ماجہ ہے جو کہ پانچویں صدی ہجری کے آخر میں کتب ستہ میں شامل کی گئی، سب سے پہلے حافظ ابو الفضل محمد بن طاہر مقدسی نے اسے کتب ستہ میں شامل کیا بعد میں حافظ عبد الغنی المقدسی نے اپنی کتاب کتاب الکمال میں ابن طاہر کی متابعت کی، لیکن بعض علماء نے موَطا امام مالک کو اسکی جگہ کتب ستہ میں شامل کیا، جن میں ابن الاثیر اور رزین بن معاویہ العبدری وغیرہ شامل ہیں، لیکن ابن حجر، امام ابن کثیر اور ابن خلکان (وكتابه في الحديث أحد الصحاح الستة) کے اقوال سے سنن ابن ماجہ کے کتب ستہ کی آخری کتاب ہونے کے اشارے ملتے ہیں، اور یہی راجح اقوال ہیں[28]۔

3.4. **سنن ابن ماجہ کا صحاح ستہ میں مرتبہ:** قال أبو القاسم الرافعي "والحفاظ يقرئون كتابه بالصحيحين وسنئن أبي داود والنسائي ويحتججون بما فيه"[29] (حفاظ حدیث امام ابن ماجہ کی کتاب کو صحیحین یا سنن ابو داؤد و سنن نسائی کے برابر سمجھتے ہیں اور اس کی روایات سے سند لاتے ہیں) علامہ ذہبی کا بیان ہے "سنن أبي عبد الله كتاب حسن لولا ما كدره أحاديث واهية ليست بالكثيرة"[30] (سنن ابن ماجہ بہت اچھی کتاب ہے کاش اس میں چند واہی (کمزور) حدیثیں نہ ہوتیں جن کی

---

[27]۔ ابن ماجۃ، سنن ابن ماجہ، مترجم: حضرت علامہ وحید الزماں، ج:اول، ص:27۔

[28]۔ ابن ماجۃ، سنن ابن ماجہ، مترجم: مولانا عطاء اللہ ساجد، ج:اول، ص:45۔

[29]۔الدكتور تقى الدين الندوى، اعلام المحدثين ومآثرهم العلمية (بيروت، دارالبشائر الإسلامية 1428)ص:287۔

[30]۔ الذهبي، تذكرة الحفاظ، ج:2، ص:155-

تعداد زیادہ نہیں) ایک اور جگہ علامہ ذہبی نے ابوذرعہ کا قول نقل کیا جس میں ان کی تعداد 10 بیان کی گئی ہے جبکہ دوسری جگہ 30 بیان کی گئی ہے[31]۔

3.5. **الثلاثیات:** وہ کتب حدیث جن میں صرف وہ احادیث ذکر کی گئی ہوں جو مصنف کو صرف تین واسطوں سے ملی ہوں یعنی اس مصنف اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان میں صرف تین واسطے ہوں (صحابی، تابعی، تبع تابعی)[32]، علم حدیث میں ثلاثیات سب سے اونچے درجے کی احادیث ہیں۔ سنن ابن ماجہ میں ثلاثیات کی تعداد 5 ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

i. "حدثنا جبارة بن المغلس قال: حدثنا كثير بن سليم قال: سمعت أنس بن مالك، يقول: قال رسول الله ﷺ: من أحب أن يكثر الله خير بيته، فليتوضأ إذا حضر غداؤه، وإذا رفع "[33] ترجمہ: ہم سے جبارۃ بن مغلس نے بیان کیا کہا ہم سے کثیر بن سلیم نے بیان کیا کہا میں نے انس بن مالکؓ کو فرماتے ہوئے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں زیادہ برکت دے، اسے چاہیے کہ جب کھانا پیش کیا جائے اور جب (فارغ ہونے کے بعد) کھانا اٹھایا جائے تو وضو کرے۔

ii. "حدثنا جبارة بن المغلس قال: حدثنا كثير بن سليم، عن أنس بن مالك، قال: ما رفع من بين يدي رسول الله ﷺ، فضل شواء قط، ولا حملت معه طنفسة "[34] ترجمہ: ہم سے جبارۃ بن مغلس نے بیان کیا کہا ہم سے کثیر بن سلیم نے بیان کیا ان سے حضرت انس بن مالکؓ نے روایت

---

[31]۔ مولانا تقی الدین ندوی مظاہری، محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے، ص:270۔

[32]۔ القاری علی بن سلطان محمد القاری، مرقاۃ المفاتیح شرح اردو، مترجم: مولانا راؤ محمد ندیم (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) ج:اول، ص:53۔

[33]۔ ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الأطعمۃ، باب الوضوء، عند الطعام (دار إحیاء الکتب العربیۃ) ج:دوم، ص:1085، ح:3260۔

[34]۔ ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الأطعمۃ، باب الشواء، ج:دوم، ص:1100، ح:3310۔

کیا، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے کبھی بچا ہوا بھنا گوشت نہیں اٹھایا گیا (ساتھ کھانے والے اصحاب ہوتے تھے، گوشت اتنا ہی ہوتا تھا جو اس وقت کھالیا جائے۔) اور نہ کبھی آپ کے ساتھ بچھانے کے لیے قالین اور غالیچہ لے جایا گیا (کہ جہاں تشریف رکھنا چاہیں، اس پر رکھیں، بلکہ وقت پر جیسا بچھونا میسر ہوتا سادہ یا عمدہ، اس پر تشریف رکھتے۔

iii. "حدثنا جبارة بن المغلس قال: حدثنا كثير بن سليم، عن أنس بن مالك، قال: قال رسول الله ﷺ: الخير أسرع إلى البيت الذي يغشى، من الشفرة إلى سنام البعير"[35] ترجمہ: ہم سے جبارۃ بن مغلس نے بیان کیا کہا ہم سے کثیر بن سلیم نے بیان کیا ان سے حضرت انس بن مالکؓ نے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں مہمان آتے ہیں اس میں بھلائی اس سے بھی جلدی آتی ہے جتنی جلدی چھری اونٹ کے کوہان پر چلتی ہے۔

iv. "حدثنا جبارة بن المغلس قال: حدثنا كثير بن سليم، عن أنس بن مالك، قال: قال رسول الله ﷺ: إن هذه الأمة مرحومة، عذابها بأيديها، فإذا كان يوم القيامة، دفع إلى كل رجل من المسلمين رجل من المشركين، فيقال: هذا فداؤك من النار"[36] ترجمہ: ہم سے جبارۃ بن مغلس نے بیان کیا کہا ہم سے کثیر بن سلیم نے بیان کیا ان سے حضرت انس بن مالکؓ نے روایت کیا، انھوں نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس اُمت پر رحمت نازل کی گئی ہے۔ اس پر عذاب خود اس کے ہاتھ سے آئے گا، جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر مسلمان کو ایک مشرک دیا جائے گا اور کہا جائے گا، یہ جہنم سے بچاؤ کے لئے تیرا فدیہ ہے۔

---

[35]۔ ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الأطعمۃ، باب الضیافۃ، ج: دوم، ص: 1114، ح: 3356۔

[36]۔ ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب صفۃ أمۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ج: دوم، ص: 1431، ح: 4292۔

v. "حدثنا جبارة بن المغلس قال: حدثنا كثير بن سليم قال: سمعت أنس بن مالك، يقول: قال رسول الله ﷺ: ما مررت ليلة أسري بي بملإ، إلا قالوا: يا محمد، مر أمتك بالحجامة"

[37]ترجمہ: ہم سے جبارۃ بن مغلس نے بیان کیا کہا ہم سے کثیر بن سلیم نے بیان کیا کہا میں نے انس بن مالکؓ کو فرماتے ہوئے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس رات مجھے سیر کرائی گئی (اور معراج ہوئی)، میں فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرا، وہ سب مجھے یہی کہتے رہے: حضرت محمد ﷺ سینگی لگوایا کریں۔

لیکن افسوس یہ کہ پانچوں حدیثیں سنداً ضعیف ہیں، کیونکہ ان اسناد میں کثیر بن سلیم کی اکثر حفاظ نے تضعیف کی ہے باقی جبارۃ بن المغلس کی توثیق بھی موجود ہے اور تضعیف بھی[38]۔

3.6. **شرائط:** امام ابن ماجہ رواۃ کے انتخاب میں وسیع المشرب ہیں اور ہر قسم کے راویوں کی روایت قبول کر لیتے ہیں اور اسکی وجہ غالباً یہی ہے کہ وہ اپنی سنن میں ایسی روایات لانا چاہتے تھے، جو دوسری کتب اصول میں موجود نہیں ہیں، اسی شوق کی خاطر انہوں نے راویوں کے شدید ضعف کو بھی برداشت کیا ہے[39]۔

4. منہج واسلوب:

سنن ابن ماجہ بے پناہ خصوصیات کی کتاب ہونے کیساتھ ساتھ منفرد و دلکش اسلوب کی حامل بھی ہے، تاہم اس کتاب کا منہج واسلوب درج ذیل ہے:

i. کتاب کے اسلوب کا عمدہ پہلو روایات کا حسن انتخاب ہے۔

---

[37]۔ ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الحجامۃ، ج: دوم، ص: 1151، ح: 3479۔

[38]۔ مولانا سلیم اللہ خان، محدثین عظام اور ان کی کتابوں کا تعارف (کراچی، مکتبہ فاروقیہ، 2005) ص: 214۔

[39]۔ أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني ابن ماجة، سنن ابن ماجہ، مترجم: مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری (لاہور، اعلحضرت نیٹ ورک، 1983) ج: اول، ص: 12۔

ii. اس میں تراجم ابواب کی احادیث سے مطابقت نہایت واضح ہے اس میں کسی قسم کی الجھن یا پیچیدگی نہیں ہے نیز ابواب کی فقہی رعایت اور ترتیب احادیث سے استنباط مسائل میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ مثلا أبواب مواقيت الصلاة، باب وقت صلاة الفجر ہر باب کے ترجمہ سے حدیث کی وضاحت ہوتی ہے کہ اس باب میں کونسی احادیث موجود ہوں گی۔

iii. امام ابن ماجہ سنن میں ابواب کی فقہی رعایت سے اور ترتیب احادیث سے مسائل کو واضح کرتے ہیں، مثلا كتاب الطهارة وسننها میں وضو اور غسل جنابت کے بیان سے لیکر پگڑی پر مسح کرنے کے مسائل کو ترتیب وار واضح کیا ہے۔

iv. سنن ابن ماجہ میں 3002 احادیث ایسی ہیں جو باقی کتب خمسہ میں بھی موجود ہیں لیکن امام ابن ماجہ نے انہیں دوسرے طرق سے روایت کیا ہے یعنی کتب خمسہ میں وہ متون ان طرق سے نہیں ہیں[40] مثلا" حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال: حدثنا يزيد بن هارون، وحدثنا محمد بن رمح قال: أنبأنا الليث بن سعد، قالا: أنبأنا يحيى بن سعيد، أن محمد بن إبراهيم التيمي، أخبره أنه سمع علقمة بن وقاص يقول: إنه سمع عمر بن الخطاب، وهو يخطب الناس، فقال: سمعت رسول الله ﷺ،يقول إنما الأعمال بالنيات، ولكل امرئ ما نوى، فمن كانت هجرته إلى الله، وإلى رسوله، فهجرته إلى الله، وإلى رسوله، ومن كانت هجرته لدنيا يصيبها، أو امرأة يتزوجها، فهجرته إلى ما هاجر إليه"[41](ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا، اور کہا کہ ہم سے محمد بن روم نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، ان سے محمد بن ابراہیم التیمی نے بیان کیا۔ انہوں نے

---

[40]۔ ابن ماجۃ، سنن ابن ماجہ، مترجم: مولانا عطاء اللہ ساجد، ج:اول، ص:46۔

[41]۔ ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب النیۃ، ج:دوم، ص:1413، ح:4227۔

علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا: انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سنا، جب وہ لوگوں سے خطاب کر رہے تھے، وہ کہتے تھے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جسکی وہ نیت کرے تو جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو اس کی ہجرت در حقیقت اللہ اور اس کے رسول ہی کی طرف ہوئی اور جو کسی دنیاوی غرض کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کی خاطر ہجرت کرے گا تو اسکی ہجرت اسی غرض کے لئے ہو گی جسکے لئے وہ ہجرت کرے) یہ حدیث دیگر کتب ستہ میں مختلف طرق سے بیان کی گئی، مثلا صحیح بخاری میں یوں بیان ہے" حدثنا الحميدي عبد الله بن الزبير قال حدثنا سفيان قال حدثنا يحيى بن سعيد الأنصاري قال أخبرني محمد بن إبراهيم التيمي أنه سمع علقمة بن وقاص الليثي يقول سمعت عمر بن الخطاب ﷺ على المنبر قال سمعت رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول (إنما الأعمال بالنيات وإنما لكل امرئ ما نوى فمن كانت هجرته إلى دنيا يصيبها أو إلى امرأة ينكحها فهجرته إلى ما جاهر إليه)"[42] سنن ابی داؤد میں: حدثنا محمد بن كثير، أخبرنا سفيان، حدثني يحيى بن سعيد، عن محمد بن إبراهيم التيمي، عن علقمة بن وقاص الليثي قال: سمعت عمر بن الخطاب يقول: قال رسول الله ﷺ:" إنما الأعمال بالنيات، وإنما لكل امرئ ما نوى، فمن كانت هجرته إلى الله ورسوله فهجرته إلى الله ورسوله، ومن كانت هجرته لدنيا يصيبها، أو امرأة يتزوجها، فهجرته إلى ما هاجر إليه"[43]

---

[42]- محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري، الجامع الصحيح البخاري،كتاب: بدء الوحي،باب: كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ(دار طوق النجاة،1422)ج:اول،ص:6،ح:1۔

[43]- أبو داود سليمان بن الأشعث السِّجِسْتاني، سنن أبي داود،كتاب الطلاق، باب فيما عني به الطلاق والنيات(بيروت، المكتبة العصرية، صيدا)ج:2،ص:262،ح:2201۔

v. سنن ابن ماجہ میں 1339 احادیث ایسی بھی ملتی ہیں جو کتب خمسہ میں نہیں علماء نے انہیں الزوائد کے نام سے مدون کیا ہے اور انہی کی وجہ سے سنن ابن ماجہ کو سادس ستہ ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے[44]۔ مثلاً؛ امام ابن ماجہ نے باب النهي عن الخلاء على قارعة الطريق میں ابو سعید حمیری کا قول نقل فرمایا ہے "كان معاذ بن جبل يتحدث بما لم يسمع أصحاب رسول الله ﷺ، ويسكت عما سمعوا"[45] (معاذ بن جبل ایسی باتیں کیا کرتے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے نہیں سنی تھیں اور جو کچھ انہوں نے سنا اس پر خاموش رہتے تھے)۔

vi. امام ابن ماجہ نے متعدد مقامات پر احادیث کے غریب ہونے کی نشاندہی کی ہے اگرچہ اس معاملے میں امام ترمذی مشہور ہیں لیکن آپ نے خاص ابواب میں جو غرابت کا حکم لگایا ہے وہ دوسری کتب میں نہیں ملتا[46]۔

vii. بعض روایات مخصوص شہروں کے محدثین کے ساتھ خاص ہوتی تھیں اور دوسرے شہروں میں اس کو روایت کرنے والے نہیں ہوتے تھے امام ابن ماجہ نے اس قسم کی روایات نقل کرتے وقت بتادیا کہ یہ فلاں شہر والوں کی روایت ہے۔ مثلا "حدثنا يونس بن عبد الأعلى قال: حدثنا ابن وهب قال: أخبرنا ابن جريج، عن أيوب بن هانئ، عن مسروق، عن ابن مسعود، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كل مسكر، حرام قال ابن ماجة: هذا حديث المصريين"[47] (ہم سے

---

[44]۔ مولانا سلیم اللہ خان، محدثین عظام اور ان کی کتابوں کا تعارف، ص:209۔

[45]۔ ابن ماجه ،سنن ابن ماجه ، كتاب الطهارة وسننها، باب النهي عن الخلاء على قارعة الطريق ،ج:اول، ص:119 ،ح:328 ۔

[46]۔ ابن ماجۃ، سنن ابن ماجہ، مترجم: مولانا عطاء اللہ ساجد، ج:اول، ص:46۔

[47]۔ ابن ماجۃ، سنن ابن ماجہ، کتاب الأشربۃ، باب کل مسکر، حرام ج:دوم، ص:1124، ح:3388۔

یونس بن عبد الاعلی نے بیان کیا، ہم سے ابن وہب نے بیان کیا، فرمایا ہم سے ابن جریج نے بیان کیا، ان سے ایوب بن ہانی نے، مسروق نے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے، ابن ماجہ نے کہا: یہ حدیث مصریوں کی ہے)۔

viii. اس میں 5 ثلاثی روایات موجود ہیں، جبکہ اس سے پہلے ثلاثیات صرف صحیح بخاری میں تھیں۔

ix. مختلف احادیث کے ضمن میں بعض ایسے واقعات کی طرف اشارہ کیا ہے جس سے حدیث نبوی سے اس عہد کے مسلمانوں کے تعلق کا پتہ چلتا ہے مثلا: باب ما جاء فيما يستحب من التطوع بالنهار میں حبیب بن ثابت کی روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے اس حدیث کے راوی ابو اسحاق سبیعی کو مخاطب کر کے فرمایا" ما أحب أن لي بحديثك هذا ملء مسجدك هذا ذهبا"[48] (مجھ کو تم نے جو حدیث سنائی اس کے بدلے میں تمہاری مسجد کے برابر بھرا ہوا سونا لینا بھی پسند نہیں کرتا)[49]۔

x. اس کتاب کا ایک عمدہ اسلوب یہ ہے کہ اس میں تکرار موجود نہیں، شاہ عبد العزیز فرماتے ہیں:"از حسن ترتیب و سرد حدیث بے تکرار آنچہ ایں کتاب دارد ہیچ از کتب ندارد"[50](یہ کتاب حسن ترتیب کے اعتبار سے احادیث کی تکرار سے مبرا ہے، جو کسی اور کتاب میں نہیں)۔

5. خصوصیات:

سنن ابن ماجہ اگرچہ صحاح ستہ میں آخری کتاب ہے تاہم اس میں چند خصوصیات ایسی ہیں جو اسے دیگر کتب سے ممتاز کرتی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

---

[48]۔ ابن ماجۃ، سنن ابن ماجہ، کتاب إقامۃ الصلاۃ، والسنۃ فیھا، باب ماجاء فیما یستحب من التطوع بالنھار، ج:اول، ص:367، ح:1161

[49]۔ مولانا تقی الدین ندوی مظاہری، محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے، ص:265۔

[50]۔ ابن ماجۃ، سنن ابن ماجہ، مترجم: حضرت علامہ وحید الزماں، ج:اول، ص:31۔

i. اس کتاب کی پہلی خصوصیت اس کا حسن ترتیب ہے اس کو جس طرح ابواب وکتب میں مرتب کیا گیا ہے ایسی ترتیب دوسری کتابوں میں ملنا ناممکن ہے حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:" هو كتاب مفيد قوي التبويب في الفقه"[51](یہ مفید کتاب ہے اور فقہ کے اعتبار سے اس کی تبویب نہایت عمدہ ہے)۔

ii. حسن ترتیب وتبویب کے لحاظ سے تو یہ امتیازی حیثیت کی حامل کتاب ہے اوراسکے ساتھ یہ تکرار سے بھی مبرا ہے، یہ ایک ایسی خوبی ہے جو بقیہ کتب اصول میں ناپید ہے۔

iii. کتاب مختصر ہونے کے باوجود احکام ومسائل میں نہایت جامع ہے اسی جامعیت کی وجہ سے حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں لکھاہے" كتابه في السنن جامع جيد"[52](سنن ابن ماجہ عمدہ اور جامع کتاب ہے)۔

iv. امام ابن ماجہ احادیث کو کثرت طرق سے بیان کرتے ہیں اور یہ وہ امتیاز ہے جو کسی دوسری کتاب کو حاصل نہیں۔

v. اس کتاب کی ایک اہم خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں مسائل واحکام کو جامع انداز میں پیش کیا گیا ہے یہی وجہ تھی کہ جب امام ابن ماجہ نے مجموعہ تالیف کرکے امام ابوذرعہ کو پیش کیاتوانہوں نے فرمایا" أظن إن وقع هذا في أيدي الناس تعطلت هذه الجوامع أو أكثرها"[53] (اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتھ میں پہنچ گئی تو فن حدیث کی اکثر جوامع اور مصنفات بیکار ومعطل ہوکر رہ جائیں گی)۔

vi. اس کتاب کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ بہت سی ایسی نادر حدیثوں پر مشتمل ہے جن سے صحاح خمسہ خالی ہیں، علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں کہ "مصنف نے بہت سے ابواب میں ایسی حدیثوں

---

[51]۔ الباعث الحثیث:241۔

[52]۔ العسقلاني،تهذيب التهذيب، ج:9،ص:531۔

[53]۔ الذهبي، تذكرة الحفاظ، ج:2،ص:155۔

کو نقل کیا ہے جو پانچوں مشہور کتابوں میں نہیں ہیں اگرچہ وہ ضعیف ہیں لیکن اس میں مضمون کی دوسری حدیثیں بھی ہیں جن کو دوسرے محدثین نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے"[54]۔

6. کتاب کی مقبولیت:

کتاب کی مقبولیت کا اندازہ درج بالا اقوال سے ہوتا ہے:

i. امام ذہبی "سنن أبي عبد الله كتاب حسن لولا ما كدره أحاديث واهية ليست بالكثيرة"[55](اگر ابو عبد اللہ اس کتاب کو ضعیف اور کمزور احادیث سے مکدر نہ کرتے تو یہ بہت اچھی کتاب تھی)۔

ii. ابن حجر عسقلانی" في السنن جامع جيد كثير الأبواب والغرائب وفيه أحاديث ضعيفة جدا"[56](ابن ماجہ کی کتاب سنن میں جامع، عمدہ، کثیر الابواب والغرائب ہے اور اس میں بہت سی ضعیف حدیثیں ہیں)۔

iii. ابن کثیر "حديث كلها جياد سوى اليسيرة"[57](سب حدیثیں اچھی ہیں سوائے چند کے)۔

7. شروح وتعلیقات:

- شروح الحدیث: وہ کتابیں جن میں کسی حدیث کی کتاب کی شرح کی گئی ہو شروح الحدیث کہلاتی ہیں[58]۔
- تعالیق: وہ کتب حدیث کہ جن میں صرف متون احادیث بیان کیے جائیں اور اسانید کو حذف کر دیا جائے ،تعالیق کہلاتی ہیں[59]۔

---

[54]۔ مولانا تقی الدین ندوی مظاہری، محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے، ص:264۔

[55]۔ الذهبي، تذكرة الحفاظ، ج:2، ص:155۔

[56]۔ العسقلاني، تهذيب التهذيب، ج:9، ص:531۔

[57]۔ ابن كثير، البداية والنهاية ،ج:11، ص:61۔

[58]۔ القاری علی بن سلطان محمد القاری، مرقاۃ المفاتیح شرح اردو، مترجم: مولانا راؤ محمد ندیم، ج:اول، ص:53۔

دوسری کتب خمسہ کی طرح سنن ابن ماجہ کی افادیت، اہمیت اور شہرت و مقبولیت کی وجہ سے اس پر قابل قدر شروحات اور تعلیقات لکھی گئی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. **شرح سنن ابن ماجہ:** یہ شرح حافظ علاؤالدین مغلتائی بن قلیج نے آٹھویں صدی ہجری میں لکھی پانچ جلدوں پر مشتمل تھی، لیکن نامکمل رہی ۔
2. **ماتمس الیه الحاجة الحاجة الی سنن ابن ماجه :** یہ شرح شیخ سراج الدین عمر بن علی بن الملقن نے 801 ہجری میں لکھی، یہ زوائد ابن ماجہ کی شرح ہے جو آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے اس میں غریب الفاظ کی شرح اور مشکل اسماء والکنی کا ضبط ہے۔
3. **ماتمس الیه الحاجة لمن یطالع سنن ابن ماجه:** یہ شیخ عبد الرشید نعمانی کی تالیف ہے۔
4. **الدیباجة علی سنن ابن ماجه:** یہ شیخ کمال الدین محمد بن موسی الدمیری کی تالیف ہے جو کہ پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔
5. **شرح ابن ماجہ:** یہ کتاب شیخ برہان الدین حلبی کی تالیف ہے اور امام شوکانی اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ بہت ہی لطیف تعلیق ہے۔
6. **مصباح الزجاجة:** یہ علامہ جلال الدین سیوطی کا مختصر حاشیہ ہے۔
7. **نور مصباح الزجاجه:** یہ علامہ سیوطی کی مصباح کا اختصار ہے، جسے شیخ علی بن عثمان نے مرتب کیا اور مصر سے طبع ہوا۔
8. **کفایة الحاجة فی شرح ابن ماجه:** یہ شرح ابو الحسن محمد بن عبد الہادی سندھی کا حاشیہ ہے، علامہ سندھی بارہویں صدی ہجری کے علماء میں سے ہیں۔ اس حاشیے میں علامہ سندھی نے غریب الفاظ کے

---

[59]۔ ایضاء ص:55۔

حل، الفاظ کے ضبط اور بیان اعراب کا خصوصی اہتمام کیا ہے۔ یہ علامہ سیوطی کے حاشیے سے قدرے جامع ہے۔

9. **رفع الحجابة عن سنن ابن ماجه:** یہ مولانا وحید الزمان کا ترجمہ و تشریح ہے جو کہ تین ضخیم جلدوں میں لاہور سے طبع ہوا۔

10. **انجاح الحاجة:** یہ شیخ عبد الغنی المجددی الدہلوی کا حاشیہ ہے۔

11. **تعلیق سبط ابن العجمی:** یہ حافظ سبط ابن العجمی کی سنن ابن ماجہ پر ایک عمدہ تعلیق ہے۔

12. **مفتاح الحاجہ:** یہ شیخ محمد علوی کا حاشیہ ہے، جو لکھنؤ سے شائع ہوا۔

13. **حاشیہ بر سنن ابن ماجہ:** یہ مولانا فخر الحسن گنگوہی کا حاشیہ ہے۔

14. **زوائد ابن ماجہ:** یہ حافظ شہاب الدین ابو بکر بو میری سندھی کی تالیف ہے جس میں انہوں نے ہر حدیث کی اسنادی حالت ذکر کی ہیں اس کا اکثر و بیشتر حصہ علامہ سندھی کے حاشیے میں آ گیا ہے۔

15. **علامہ ذہبی** نے ابن ماجہ کی ان روایات پر جو صحیحین سے زائد ہیں ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام الجرد فی اسماء الرجال ابن ماجہ ہے اس کا قلمی نسخہ دمشق کے مکتبہ خانہ قاہرہ میں موجود ہے۔

16. **انجاز الحاجة بشرح سنن ابن ماجہ:** یہ شرح پاکستان کے نامور سلفی عالم دین الشیخ الاستاذ محمد علی جانباز نے عربی میں لکھی ہے، یہ انتہائی مفید اور جامع شرح ہے۔[60]

8. **نتائج:**

سنن ابن ماجہ کے تفصیلی جائزہ سے یہ نتائج سامنے آتے ہیں کہ:

---

[60]۔ ابن ماجۃ، سنن ابن ماجہ، مترجم: مولانا عطاء اللہ ساجد، ج: اول، ص: 47۔

1. یہ کتاب بے شمار خوبیوں کی حامل ہے جو کہ دیگر کتب ستہ میں موجود نہیں ہیں مثلاً ترتیب بیان اور حسن ابواب بندی، مختلف طرق سے احادیث بیان کرنا اور تکرار سے گریز کرنا اس کتاب کی نمایاں خوبیاں ہیں۔
2. اس کتاب میں چند ضعیف احادیث بھی پائی جاتی ہیں جس کی بنا پر اس کتاب کو کتب ستہ میں شامل کرنے پر اعتراض کیا گیا تاہم ابو الفضل مقدسی نے کتاب کی خوبیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ضعیف احادیث کو نظر انداز کیا اور صحاح ستہ میں شمولیت کا شرف بخشا۔
3. کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ اب تک سنن ابن ماجہ کی بے شمار شروحات اور تعلیقات لکھی جا چکی ہیں اور عصر حاضر میں بھی لکھی جا رہی ہیں۔
4. کتاب کا منہج و اسلوب دیگر کتب ستہ کی نسبت دلکش اور نمایاں ہے، جیسے ثلاثیات حدیث کی وہ روایات ہیں جو اس سے پہلے صحیح بخاری میں بیان کی گئی ہیں، پھر سنن ابن ماجہ میں بھی ثلاثیات کو بیان کیا گیا ہے، اس کے علاوہ امام ابن ماجہ نے وہ احادیث جو دیگر کتب خمسہ میں موجود نہیں، انہیں الزوائد کے نام سے کتاب میں درج کیا ہے، اور ہر راوی کے شہر کی وضاحت بھی کی ہے تاکہ ابہام نہ ہو سکے۔
5. کتاب سنن ابن ماجہ مصنف کی تبحر علمی اور معرفت الحدیث کا منہ بولتا ثبوت ہے۔